مسلمانوں میں اہانتِ رسول ﷺ کے مختلف پہلو

تمام اِسلامی عقائد ونظریات کا مرکز ومحور محمد ﷺ کی ذاتِ اَقدس ہے۔ یہی بات ہے کہ جہاں ایک طرف ہر مسلمان فطری جذبہ کے تحت ہمہ وقت حب رسول کا دم بھرتا ہے وہاں دشمنانِ اسلام ہمیشہ پیغمبر اسلام کو مطعون کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ یہ سلسلہ عہد رسالت سے تاحال جاری ہے اور ستمبر ۲۰۰۵ء اور فروری ۲۰۰۸ء میں نبی کریم ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

ان خاکوں کی اِشاعت پر مسلمانوں کی طرف سے شدید ردعمل ایک یقینی اَمر تھا۔ چنانچہ خاکے شائع کرنے والوں (بالخصوص ڈنمارک) کے خلاف دنیا بھر میں مظاہرے کئے گئے، ہڑتالیں کی گئیں، جلوس نکالے گئے، کانفرنسز کا انعقاد کیا گیا۔ ان سے تجارتی روابط منقطع کرنے اوران کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

پاکستان میں لاہور اور اسلام آباد سمیت دیگر بیشتر بڑے شہروں میں پرزور ہڑتالیں کی گئیں۔ قومی اسمبلی اور اَراکین سینٹ نے خاموش مارچ کیا۔ طلبا نے ریلیاں نکالیں، چھ سو سے زائد تاجر تنظیموں نے ناموسِ رسالت ﷺ پر جان کی قربانی پیش کرنے کا اعلان کیا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ان ہڑتالوں وغیرہ کے سلسلے میں عوام الناس کے ادنیٰ ترین طبقہ سے لے کر حکام وقت تک الغرض زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق افراد نے حصہ لیا اور یہ عہد کیا کہ وہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

دیکھنا یہ ہے کہ اِہانت رسول کے مرتکبین کے خلاف اس قدر شدید ردعمل کا اظہار کرنے والے مسلمان کہیں لاعلمی میں خودتو اِہانت رسول کے ارتکاب میں مبتلا نہیں۔ غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں بھی اِہانت رسول کے چند پہلو موجود ہیں جن کی نشاندہی کرنے اوران کی اِصلاح کی طرف توجہ مبذول کرانے کی ضرورت ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

رسول اللہ ﷺ کی بات کے مقابلے میں کسی ولی یا بزرگ کی بات کوترجیح دینا

رسول اللہ ﷺ کی بات وہ ہے جو اِرشادِ ربانی کے بعد آپ کی زبان اَطہر سے خارج ہوتی ہے۔

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ [النجم:۳،۴]

''آپ ﷺ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتے یہ تو ایک وحی ہے جو آپ ﷺ پر نازل کی جاتی ہے۔''

☆ مدیر 'ادارہ فقہ الحدیث فاؤنڈیشن'، لاہور

اور آپ ﷺ کی بات تو وہ ہے جس کے مقابلے میں کسی اور نبی کی بات کو بھی ترجیح نہیں دی جاسکتی، جیسا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو تورات کا کوئی نسخہ پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ غصے سے متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے سامنے ظاہر ہو جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اِتباع شروع کر دو تو تم سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے اور اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہو جائیں اور میرا زمانہ نبوت پالیں تو وہ بھی میری ہی اتباع کریں گے۔'' [سنن الدارمي:۴۲۱/۱]

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی بات کے مقابلے میں کسی نبی کی بات بھی قابل ترجیح نہیں، لیکن اگر آج ہم نبی ﷺ کے صریح فرامین کے مقابلے میں اپنے اپنے امام، بزرگ اور پیر و مرشد کی بات کو قابل ترجیح سمجھیں تو کیا یہ اِہانت رسول کا ارتکاب نہیں؟

نبی ﷺ کی تعلیمات کو ناکافی سمجھتے ہوئے ان میں اضافے کرنا

نبی ﷺ کی تعلیمات قیامت تک کے لئے اَبدی و حتمی ہیں اور ہر دور کے انسانوں کے لئے ذریعہ ہدایت ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ: ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ [الأعراف:۱۵۸]

''(اے پیغمبر ﷺ) کہہ دیجئے کہ اے لوگو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا پیغمبر ہوں۔''

اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

«بعثت إلى الناس كافة» ''مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔'' [مسند أحمد:۱۳۸/۶]

آپ ﷺ کا لایا ہوا دین آپ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی مکمل ہو گیا تھا جیسا کہ یہ آیت ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ [المائدة:۳] ''میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔'' اس پر شاہد ہے۔

لہٰذا اب اس میں کسی قسم کی ترمیم یا اضافے کی گنجائش نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی اس کا منہ بولتا ثبوت ہے:

«إياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة» [السلسلة الصحيحة:۲۷۳۵]

''(دین میں) نئے ایجاد کردہ کاموں سے بچو، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

ان تمام تصریحات کے باوجود اگر کوئی آپ ﷺ کی تعلیمات کو ناکافی سمجھے اور ان میں خود ساختہ اضافے کر کے انہیں دین کا حصہ باور کرائے تو بلاشبہ یہ اہانت رسول کا کھلا اِرتکاب ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں کو تسلیم نہ کرنا

رسول اللہ ﷺ کے چند فیصلے یہ ہیں:

① شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے اور کنوارے زانی کو سو[۱۰۰] کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے۔ [سنن أبي داؤد:۴۴۱۵]

② چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ [صحیح مسلم:۴۳۷۶]

③ جو عورت بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔ [سنن أبي داؤد:۲۰۸۵]

بلا شبہ آپ ﷺ کے درج بالا اور دیگر تمام فیصلے نہایت علم وحکمت پر مبنی ہیں جو ہر دور میں، ہر طرح کے حالات میں اور ہر طرح کے افراد کے لئے کافی ہیں، لیکن اگر کوئی آپ ﷺ کے ان فیصلوں کو مبنی بر تشدد، قابل ترمیم یا نا قابل عمل قرار دے اور آج کے کسی فرد یا ریاست کے فیصلوں کو آپ ﷺ کے فیصلوں کے مقابلے میں مبنی بر اعتدال اور قابل عمل سمجھے تو یقیناً وہ اہانت رسول کا مرتکب ہے۔

قانون سازی میں نبوی تعلیمات کی طرف رجوع نہ کرنا

نبوی تعلیمات تو یہ ہیں کہ قانون سازی اور جھگڑوں کے فیصلوں میں کتاب وسنت کی طرف رجوع کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کسی بھی قانون کے خلاف کوئی قانون نہ بنایا جائے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ﴾ [النساء :۵۹]

''اگر کسی معاملے میں تمہارا تنازعہ ہوجائے تو اسے اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ۔''

اور ایک دوسرا ارشاد یوں ہے کہ

﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾[المائدة :۴۴]

''اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ کافر ہیں۔''

لیکن اگر کوئی یہ حق پارلیمنٹ کو دے تو یقیناً وہ شخص مجرم ہے اور نبی ﷺ کی توہین کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی توہین کا بھی مرتکب ہے۔

نبی ﷺ کے چہرے کے مقابلے میں کفار کے چہرے کو پسند کرنا

نبی کریم ﷺ کا چہرہ کائنات میں ہر شخص سے زیادہ خوبصورت تھا۔ چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا چہرہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھا۔ [صحيح البخاري:۳۵۴۹]

اور حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

''اگر تم رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے تو ایسے معلوم ہوتا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔'' (سنن الدارمي:۴۴/۱)

اس میں شک نہیں کہ آپ ﷺ کا چہرہ سب سے زیادہ خوبصورت تھا اور تقریباً سب اس کے معترف بھی ہیں مگر یہ بات یاد رہے کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر داڑھی موجود تھی جو نہ صرف آپ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے بلکہ تمام انبیاء کی بھی سنت ہے اور متعدد مقامات پر آپ ﷺ نے داڑھی کو بڑھانے اور اسے معاف کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کے برعکس یہود ونصاریٰ داڑھیاں منڈوایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی مخالفت کا حکم دیا ہے۔

بہر حال آج اگر کوئی شخص داڑھی منڈوا کر سمجھے کہ وہ زیادہ خوبصورت ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے چہرے سے زیادہ یہود ونصاریٰ کا چہرہ پسند ہے اور یقیناً یہ آپ ﷺ کی توہین ہے۔

یہ تو چند امثلہ تھیں ان کے علاوہ بھی کئی ایسے امور گنوائے جاسکتے ہیں جو اہانت رسول پر مبنی ہیں مگر شب وروز خود مسلمان ہی ان کے ارتکاب میں مبتلا ہیں۔

خلاصۂ کلام

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کفار کی طرف سے اہانت رسول پر مسلمانوں کا شدید ردِ عمل اس بات کا ثبوت ہے کہ ان میں حبِ رسول ﷺ کا جذبہ باقی ہے مگر یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ حبِ رسول ﷺ کا حقیقی تقاضا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ادنیٰ ترین اہانت سے بھی خود کو بچایا جائے۔ آپ ﷺ کی سنت کی اِتباع کی جائے۔ آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کو اپنی اور معاشرے کی اِصلاح و فلاح کے لئے کافی سمجھا جائے۔ ان میں کسی بھی قسم کے اِضافے سے گریز کیا جائے۔ آپ کی بات کے مقابلے میں کسی کی بات کو ترجیح نہ دی جائے۔ ہر طرح کے فیصلوں میں آپ ﷺ کی تعلیمات کو ملحوظ رکھا جائے۔ اپنی جان، مال، اولاد، الغرض کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کی جائے اور آپ ﷺ ہی کو اپنا آئیڈیل اور اُسوہ سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق سے نوازے۔ آمین

❊……❊……❊

نبی مکرم ﷺ سے عقیدت و محبت ایمان کی اولین شرط ہے اور یہ شرط معدوم ہونے پر انسان دائرہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

«لايومن أحدكم حتىٰ أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين »

لیکن محبت کے برعکس اگر کوئی دریدۂ دہن شخص رسول مکرم ﷺ کی شان اَقدس میں ہرزہ سرائی کرتا ہے تو اس کا یہ عمل دنیا میں سزائے موت اور آخرت میں رسوا کن ہمیشگی کے عذاب کا مستوجب ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا... مَلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا﴾ [الأحزاب:۵۷،۶۱]

عہد رسالت میں بھی کوئی بدبخت اہانت کی جسارت کرتا تو حضور مکرم ﷺ اپنے جانثار صحابہ سے فرماتے «من يكفيني عدوى» ''کون ہے جو میرے اس دشمن کو کیفر کردار تک پہنچائے'' آپ ﷺ کے اس سوال کا عملی جواب دینے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم برجستہ ٹوٹ پڑتے اور ایسے ملعون گستاخ کا سرتن سے جدا کئے بغیر سکون نہ پاتے۔ ایسی بے شمار مثالیں کتب احادیث و سیر میں کعب بن اشرف، ابورافع یہودی، عصماء بنت مروان، ابن خطل، ام ولد اور دیگر گستاخان رسول کے قتل کی صورت میں ملتی ہیں۔

قرآن وسنت، اَقوال صحابہ رضی اللہ عنہم، آراء ائمہ وفقہاء اور اجماع اُمت کی روشنی میں واضح ہو جاتی ہے کہ مرتکب اِہانت رسول ﷺ واجب القتل ہے۔

عبدالرشید مجاہد آبادی

جامعة الدراسات الإسلامية، لاہور